سوال

(280) بیوی کی وفات کے بعد زر مہر کی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

1۔ زید نابالغ کا نکاح ہندہ نابالغہ سے ہوا۔ زید کا باپ ہندہ کو اپنے گھر میں نابالغی کی حالت میں اس شخص سے رخصت کرالایا کہ بچپن ہی سے میرے گھر کا طریقہ سیکھے، پھر اپنے میکے چلی گئی اور وہاں سے اپنے ننہال آئی۔ اتفاق سے ہندہ طاعون میں اپنی نونہال میں فوت کر گئی اور ترکہ میں صرف اپنا زر مہر چھوڑ گئی۔ آیا ہندہ کی تجہیز و تکفین اس کے ترکہ زر مہر سے ہونی چاہیے یا اس کا باپ یا ماں یا شوہر اپنی طرف سے کرے؟ اگر باپ ماں نے اپنے پاس سے ہندہ کی تجہیز و تکفین کی؟

2۔ زید چاہتا ہے کہ ہمیں زر مہر دیتا ہے، میں اسی ترکہ سے تجہیز و تکفین میں جو صرف ہو، اسے منہا کر کے مہر دوں تو زید ایسا کر سکتا ہے؟ ہندہ ناناہال میں مری اور ناناہال ہی میں تجہیز و تکفین ہوئی۔

3۔ ہندہ نابالغہ ہی تھی کہ زید کا باپ بغرض تعلیم طریقہ اپنے خاندان کے اس کو رخصت کرالایا۔ زید کہتا ہے کہ ہندہ سے شادی تو ضرور ہوئی، مگر بوجہ نابالغیت قربت نہ ہوئی۔ آیا زید پر کل مہر ادا کرنا واجب ہے یا نصف، جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں ایسی حالت میں دینا لکھا ہے اور آیت :

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ وَقَد فَرَضتُم لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصفُ ما فَرَضتُم ... ۲۳۷ ... سورة البقرة

"اور اگر تم انھیں اس سے پہلے طلاق دے دو کہ انھیں ہاتھ لگاؤ اس حال میں کہ تم ان کے لیے کوئی مہر مقرر کر چکے ہو تو تم نے جو مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے۔ مطلقہ کے لیے خاص یا متوفیہ کے لیے بھی؟ اگر متوفیہ کے لیے بھی ہے تو اس کا ثبوت شرعی کیا ہے؟

4۔ زید کے یہاں برادری میں ہمیشہ کا قدیم دستور ہے کہ جب کوئی شخص اپنی لڑکی کی شادی کرتا ہے تو لڑکے کا باپ حسب رواج برادری کچھ زیورات بہو کو دیتا ہے۔ زید کے باپ نے بھی حسب رسم ورواج کے کچھ زیورات اپنی بہو کو دیا، مگر زیورات کا مالک نہ بنایا۔ بہو اپنے زیورات میں تصرفات مالکانہ مثل بیع وعاریت کے کچھ اختیار نہیں رکھتی۔ آیا یہ زیورات جو زید کے باپ نے ہندہ کو بغرض پہننے کے دیا، ہندہ کی ملکیت شمار ہو کر اس کا ترکہ قرار پا سکتا ہے اور مثل ترکہ مہر کے زیورات میں تقسیم مابین الزوج زید وباپ ہندہ کے ہو سکتی ہے؟ زید کی برادری کا رسم ورواج ہے کہ جب بہو مر جاتی ہے اور میکہ میں مرتی ہے تو سارے زیورات میکہ والے اس کے شوہر کو واپس کر دیتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

1۔ درباره تجہیز و تکفین مسئلہ یہ ہے کہ میت کے ترکہ سے کیا جائے (اگر کچھ چھوڑا ہو) پس اگر حالت نابالغی کا نکاح صحیح ہے، جیسا کہ جمہور کا خیال ہے تو اس تقدیر پر ہندہ کی تجہیز

وتکفین ہندہ کے ترکہ زرمہر سے کی جائے گی۔ واللہ تعالی اعلم۔

2۔ زید نے ہندہ کی تجہیز وتکفین اگر تبرعاً کی ہے تو زید یہ صرفہ ہندہ کے زرمہر سے منہا نہیں کرسکتا اور اگر ہندہ کے زرمہر سے کی ہے، یعنی بوقت تجہیز وتکفین یہ نیت کرلی ہے کہ یہ تجہیز وتکفین ہندہ کے زرمہر سے کرتا ہوں تو برتقدیر صحت نکاح مذکور زید یہ صرف ہندہ کے زرمہر سے منہا کرسکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

3۔ زید پر برتقدیر صحت نکاح مذکورہ ہندہ کا کل زرمہر واجب الادا ہے مگر چونکہ زید ہندہ کے نصف ترکہ کا وارث ہے۔ لہذا نصف مہر ہندہ زید کے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور باقی نصف زید کے ذمہ واجب الادا ہے جو ہندہ کے دیگر ورثہ کا حق ہے اور یہ آیت کریمہ :

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ... ٢٣٧ ... سورة البقرة

"اور اگر تم انھیں اس سے پہلے طلاق دے دو کہ انھیں ہاتھ لگاؤ"

عورت مطلقہ کے ساتھ خاص ہے، چنانچہ خود آیت کریمہ میں لفظ (طَلَّقتُموهُنَّ) موجود ہے۔ عورت متوفاۃ کے کل مہر کے واجب ہونے کا ثبوت شرعی یہ حدیث ہے :

"وَعَن عَلقَمَةَ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ: "أَنَّهُ سُئِلَ عَن رَجُلٍ تَزَوَّجَ امرَأَةً وَلَم يَفرِض لَهَا صَدَاقًا وَلَم يَدخُل بِهَا حَتَّى مَاتَ؟ فَقَالَ ابنُ مَسعُودٍ: لَهَا مِثلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكسَ وَلَا شَطَطَ، وَعَلَيهَا العِدَّةُ وَلَهَا المِيرَاثُ، فَقَامَ مَعقِلُ بنُ سِنَانٍ الأَشجَعِيُّ فَقَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنتِ وَاشِقٍ امرَأَةٍ مِنَّا مِثلَ مَا قَضَيتَ، فَفَرِحَ بِهَا ابنُ مَسعُودٍ" رَوَاهُ أَحمَدُ وَالأَربَعَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ جَمَاعَةٌ " [1]

(رواہ ترمذی وابوداود، والنسائی والدارمی مشکوۃ باب الصداق ص269، "وقال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ)

علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا، جس نے ایک عورت سے شادی کی، ابھی اس نے (مہر وغیرہ) کچھ مقرر نہ کیا تھا اور نہ اس سے صحبت ہی کی تھی کہ وہ فوت ہوگیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اسے اس جیسی عورتوں کی مثل مہر ملے گا۔ نہ کم نہ زیادہ اسے عدت بھی گزارنی ہوگی اور اسے (خاوند سے) وراثت بھی ملے گی۔ (یہ سن کر) معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایک عورت بروع بنت واشق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں آپ کے فیصلے جیسا فیصلہ کیا تھا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر خوش ہوئے۔

"سبل السلام شرح بلوغ المرام" (2/84) میں ہے :

"والحديث دليل على أن المرأة تستحق كمال المهر بالموت، وإن لم يسم لها الزوج، ولا دخل بها،" واللہ تعالیٰ اعلم

"مذکورہ بالا حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت وفات پر مکمل مہر کی مستحق ہوگی، اگرچہ خاوند نے اس کے لیے مہر مقرر کیا ہو اور نہ اس کے ساتھ خلوت کی ہو"

4۔ زیورات مذکورہ نہ ہندہ کی ملکیت شمار ہوں گی اور نہ ترکہ قرار پاکر ورثہ ہندہ پر تقسیم ہوگی، بلکہ زید کے باپ کو، جس نے یہ زیورات ہندہ کو بغرض پہننے کے دیے تھے، واپس دے دیے جائیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2116) سنن الترمذی رقم الحدیث (1154) سنن النسائی رقم الحدیث (3354) مشکاۃ المصابیح (2/227)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 484

محدث فتویٰ